بسم اللہ الرحمن الرحیم

گناہ سے بچنے کی منت مانی، پھر منت ٹوٹ گئی

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی شخص نے منت مانی کہ میں فلاں گناہ نہیں کروں گا، اگر کروں تو مجھ پر اتنی رقم صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن شیطان کے بہکاوے میں آکر اس شخص نے وہ کام کر دیا، تو ایسی صورت میں طے شدہ رقم صدقہ کرنا واجب ہوگی یا نہیں؟

جواب

بیان کردہ صورت میں اسے اختیار ہے کہ یا تو طے شدہ رقم صدقہ کردے اور یا پھر قسم کا کفارہ ادا کردے۔ درمختار میں ہے "ان علقه (بما لم يرده كإن زنيت بفلانة) مثلاً فحنث (وفى) بنذره (او كفر) ليمينه" ترجمہ: اگر اس نے نذر کو ایسی بات پر معلق کیا جس کا ہونا وہ نہیں چاہتا، مثلاً اس نے کہا کہ "اگر میں فلاں سے زنا کروں" پھر وہ حانث ہوگیا (یعنی اس نے زنا کرلیا) تو وہ اپنی نذر کو پورا کرے یا پھر قسم کا کفارہ دے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد 5، صفحہ 543، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اوس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمہارے یہاں نہیں آؤں گا تم سے بات نہ کروں گا، ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اوس کے یہاں گیا یا اوس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ رکھ لے یا کفارہ دے۔ منّت میں ایسی شرط ذکر کی جس کا کرنا گناہ ہے اور وہ شخص بدکار ہے. جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا قصد اوس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اوس گناہ کو کرلیا تو منّت کو پورا کرنا ضرور ہے اور وہ شخص نیک بخت ہے. جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منّت اوس گناہ سے بچنے کے لیے ہے مگر وہ گناہ اوس سے ہوگیا تو اختیار ہے کہ منّت پوری کرے یا کفارہ دے۔" (بہارِ شریعت، جلد 2، حصہ 9، صفحہ 314، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4721

تاریخ اجراء: 21 شعبان المعظم 1447ھ/10 فروری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net